نعت

پروفیسر خالد شبیر احمد

اک نور مجسم نے آ کر ہر دل کو مسخر کر ڈالا
ذروں کو بخشی تابانی خورشید برابر کر ڈالا

وہ جانِ جہاں جن راہوں سے گزرے تھے طیبہ کے اندر
ان راہوں کو اب تا بہ ابد فردوس کا ہمسر کر ڈالا

محفل میں انکی میں ہوتا اور سامنے ہوتے وہ میرے
اس دھیان نے آتے ہی دل میں ماحول معطر کر ڈالا

وہ ہستی بھی کیا ہستی ہے جو دل میں ہر دم بستی ہے
ایماں کی حرارت سے جس نے ہر شے کو منور کر ڈالا

یہ ان کی نظر کا صدقہ ہے جاگی جو قسمت سوئی ہوئی
اونٹوں کے چرانے والوں کو شاہوں سے برتر کر ڈالا

ظلمت میں ڈوبی دھرتی کو چمکایا نور نبوت سے
جس پر بھی ڈالی ایک نظر قطرے سے گوہر کر ڈالا

بھٹکی ہوئی دنیا کو آخر اک سیدھی راہ پہ لے آئے
تہذیب سے عاری لوگوں کو قوموں کا رہبر کر ڈالا

نفرت کی فضاؤں میں جس نے یوں پیار کے پرچم لہرائے
اخلاص کی روشن کرنوں سے ہر گھر کو منور کر ڈالا

یہ مہر و وفا کی دولت بھی یوں عام ہوئی ان کے دم سے
تسلیم و رضا کا درس دیا ہر دل کو تونگر کر ڈالا

وہ لوگ جو ان کے ساتھ تھے، تصویر تھے عدل و احسان کی
اللہ نے ان پر کرم کیا اور اوج مقدر کر ڈالا

اعزاز ہی میرا ایسا ہے اس پر میں کیوں نہ اتراؤں
اس مدح سرائی کے صدقے مجھ کو بھی؟ کر ڈالا

جو لوگ ثریٰ کے باسی تھے ہمدوش ثریا ہوتے گئے
وہ لوگ جو عجمی تھے خالد ان کو بھی سخن ور کر ڈالا